ہفتہ انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے،

ایل نمبر ۲۳۰،

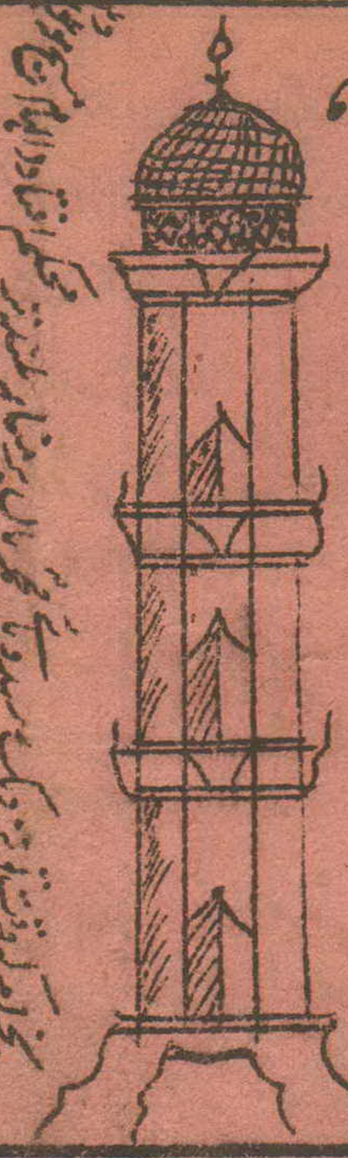

زرِ چندہ بیرونجات ہر پانچ روپیہ (صہ)
قیمت فی پرچہ ۱/

فاروق

قادیان

ایڈیٹر مسٹر قاسم علی احمدی،

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۶ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ صفر ۱۳۴۷ھ ہجری | نمبر (۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے جو پیار ہمیں ہم اسکو پیار کریں

(احمد خان صاحب نسیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

یہ جان مرضیٔ محمود پر نثار کریں
وہ جس میں خوش ہو طریقہ وہ اختیار کریں

تمام دنیا میں حق کا علم ہو یدا ہو
دعا بھی درِ مولےٰ پہ بار بار کریں

اکھیڑ ڈالیں جڑوں سے نفاق کے پودے
کرے جو پیار ہمیں اسکو ہم پیار کریں

پلا کے جامِ محبت نبیٔ اکرم کا
ہر ایک کو کشتیٔ احمد پہ ہم سوار کریں

تمام کوششیں تبلیغ میں ہماری ہوں
ہر ایک فرد کو اسلام کا شکار کریں

نہ چین آئے ہمیں دین پر ہو گر حملہ
ہر ایک سوتے کو جبتک نہ ہوشیار کریں

بتوں کے عشق میں ہمکو جہاں میں کیا حاصل
نہ کیوں محمود و احمد پہ جاں نثار کریں

اگرچہ جان بھی جائے بلاء سے جائے مگر
خدا کے دین کو دنیا پہ آشکار کریں

تیرے ہی فضل سے ہوگا جو ہوگا اے پیارے
نہیں مجال کہ ہم سے گنہ گار کریں

نسیم دل میں یہی ابتو ہم نے ٹھانی ہے
کہ راہِ حق میں دل و جان کو نثار کریں

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالیٰ ڈلہوزی سے بخیریت تمام فائز المرام رونق افروز دارالامان ہوئے۔ اھلاً وسہلاً ومرحبًا۔

(۲) ۸ اگست سے درس شروع ہو جائیگا۔ احباب درس کے لئے آرہے ہیں۔

(۳) یہ خبر نہایت مسرت سے سُنی جائے گی۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی توجہات خاص سے ہمارے سلسلہ کی خواتین روز افزوں تعلیم میں قدم آگے سے آگے بڑھا رہی ہیں۔ جن کی تازہ مثالیں یہ ہیں۔ کہ سیدہ سارہ بیگم حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ یونیورسٹی پنجاب کے امتحان ادیب میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اور دوسری خاتون فخر خاندان جنابہ صالحہ بیگم صاحبہ اہل بیت میر محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ پنجاب یونیورسٹی کے مولوی کے امتحان میں ۱۹ نمبر حاصل کر کے فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں ہمیں خدا کے رحم و کرم سے قوی امید ہے۔ کہ آئندہ ہماری بہت سی بہنیں آگے بڑھیں گی۔ اور تعلیم میں خاص حصہ حاصل کر کے قوم کے لئے باعث افتخار ہونگی۔ ہم ہر دو خاندانوں کے حضور میں مبارک باد عرض کرتے ہیں۔ اور محترمہ سیدہ سارہ بیگم اور جنابہ صالحہ بیگم صاحبہ کو نہایت دلی جوش سے ہدیہ تہنیت پیش کر کے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دونوں محترمہ اس خوشی کی یادگار میں ایک ایک پرچہ فاروق کا کسی غیر مستطیع احمدی کے نام بطور یادگار جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ فسٹ نمبر کا عطاء فرماویں۔ اور فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہونیوالی ہمشیرہ محترمہ کے والد بزرگوار جناب پیر افتخار احمد صاحب سلمہ اللہ بھی اس غیر معمولی خوشی میں ایک پرچہ اپنی دختر نیک اختر کی طرف سے فسٹ نمبر کا پانچ روپیہ چندہ عطاء فرما کر کسی غیر احمدی یا غریب احمدی کے نام جاری کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۴) تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ میں ۴ راگست سے موسمی تعطیلات ڈیڑھ ماہ کی ہو گئی ہیں۔ طلباء اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین۔

(۵) ۳۱ رجولائی کو صوفی عبدالقدیر صاحب کو بتقریب روانگی ولایت اساتذہ ہائی سکول و انٹر پارٹی دی۔

(۶) ۳ راگست کو صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے بعزم انگلستان دارالامان سے روانہ ہو گئے۔ جو مولوی عبدالرحیم صاحب درد مبلغ لندن کو فارغ کریں گے۔ صوفی صاحب کے لندن پہونچنے کے بعد درد صاحب ہندوستان کی طرف واپس ہونگے۔

(۷) یکم اگست کو بعد نماز عشاء گرونڈ ہائی سکول میں منجانب اولڈ بائز ہائی سکول ایک مجلس مشاعرہ ہوئی جس میں مختلف طلباء و شعراء نے تازہ نظمیں سنائیں جن میں سے ایک نظم صفحہ اول پر نقل کی گئی ہے۔ مولوی برکت اللہ صاحب احمدی جنرل سکرٹری مجلس مذکور نے بڑی مستعدی سے انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے۔ آمین۔

(۸) **ولادت**:۔ بتاریخ ۲۳ رجولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۵ رصفر ۱۳۴۷ھ بروز دوشنبہ اللہ تعالیٰ نے برادرم مصباح الدین احمد صاحب کے گھر میں دوسرا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اس کا نام عبدالقادر تجویز فرمایا ہے احباب دعاء فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو سعید اس کے پہلے بھائی اور بہن کے صالح بنائے۔ اور وہ سب سلسلہ کے خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین ہوں۔ آمین:۔

(۹) ۲۳ رجولائی کو عبدالرحمٰن صاحب ملازم امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا نکاح مسمات غلام فاطمہ بنت میاں محمد صالح صاحب کے ساتھ تین سو روپیہ مہر پر مولوی محمد خان صاحب مدرس کوٹ قیصرانی نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(۱۰) آریہ سماج دینا نگر کے جلسہ پر ۲۹ رجولائی ۱۹۲۸ء کو ۸ بجے صبح سے ایک بجے دن تک "دید کیا وید ک دھرم عالمگیر مذہب ہے؟" کے مضمون پر جماعت احمدیہ اور آریہ سماج کا مباحثہ ہوا۔ اثنار مناظرہ میں پنڈت دھرم بھکشو صاحب نے تین تحریریں اپنے دستخطوں سے ہمارے سپرد کیں ان کی نقل بغرض اعلان عام شائع کی جاتی ہے۔ اصل تحریریں ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

تحریر نمبر ۱

"آریہ سماج کی مسلمہ کتابیں صرف چار وید ہیں۔ اور کوئی کتاب آریہ سماج کی مسلم کتاب نہیں۔ دھرم بھکشو"

تحریر نمبر ۲

"میں اپنی بیوی کو نیوگ کی بیان کردہ شرائط کے مطابق پیش کرنے کو طیار ہوں۔ اگر ضرورت ہو۔ دھرم بھکشو"

تحریر نمبر ۳

"میرے نزدیک رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا ترجمہ نہال سنگھ صاحب متوطن کرتال طبع کردہ سبھا سد آریہ سماج لاہور غلط اور غیر مستند ہے۔ دھرم بھکشو"

(المعلن اللہ دتا جالندھری سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان۔)

قول سدید

مولوی محمد شفیع مہتمم دارالتدریس والاشاعت کی تصنیف شدہ کتاب "ختم نبوت فی القرآن" آیت سے ختم نبوت ثابت کی ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ دونوں کا جواب ہے۔ کتاب کا نام قول سدید و قرآن مبین محیط ابواب المعانی خاتم النبیین قیمت عہ ہے ساتھ میں مرزا حیرت کا فوٹو جو ۸۸ صفحہ کی کتاب ہے کل ۳۵۰ صفحہ کی کتاب عہ ہیں رسمی لکھائی چھپائی کاغذ کے ساتھ کسی طرح بھی گراں نہیں۔

ملنے کا پتہ

(ڈاکٹر شفیع احمد چاندنی چوک دہلی)

مسلمانوں کی سہل انگاری کا ایک نمونہ

گورنمنٹ پنجاب نے ایک سرکلر کے ذریعہ مختلف انجمنہائے اسلامیہ سے دریافت کیا تھا۔ کہ مسلمان اصحاب جو روپیہ سیونگ بنکوں میں جمع کراتے ہیں اور سود لینا نہیں چاہتے۔ انکے سود کا روپیہ کس مصرف میں لایا جاوے ہمارے صیغہ نظارت خارجہ سے بعض انجمنوں کو خطوط لکھے گئے تھے کہ ہم سب ملکر اس معاملہ میں ایک متحدہ فیصلہ گورنمنٹ میں پیش کریں۔ مگر افسوس ہے کہ کسی انجمن نے کچھ توجہ نہیں کی۔ اور اب لاچار ہو کر گورنمنٹ کو اپنی اس رائے سے اطلاع دی ہے۔ کہ مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک جماعت جس فنڈ کو اس غرض کے واسطے نامزد کرے اسی میں اس کے ہم عقیدہ لوگوں کے روپیہ کا سود جمع کیا جایا کرے۔ (ذوالفقار علی خان انچارج ناظر امور خارجیہ قادیان دارالامان)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی پشاوری لنگیاں بحساب ۲ روپیہ چار آنہ فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز عہ فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیجدیجائیگی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال عمدہ اور نہایت ارزاں ارسال ہوگا۔

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ راگست ۱۹۲۸ء

پیغام صلح کا پیغام جنگ

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

برادران! آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ مینے ہمیشہ آپس کے جھگڑوں کو ناپسند کیا ہے۔ اور ان کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے غیر مبائعین کے متعرف گروہ کی طرف سے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور گندے اور غیر شریفانہ پیرایہ میں یہ لوگ مجھ پر اور جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ گویا کہ ان کے سینے ایک ذخیرہ ہیں حاسدانہ خیالات کا۔ اور ایک سمندر ہیں غضب و غصہ کے احساسات کا۔

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۱۹۲۶ء میں جب میں ڈلہوزی آیا۔ تو بعض دوستوں نے تحریک کی۔ کہ ان جھگڑوں کو بند کرنا چاہیئے۔ اس پر مینے ان سے کہا۔ کہ ہم تو ہمیشہ مدافعانہ لکھتے ہیں۔ اور وہ بھی بہت کم۔ لیکن ابتداء تو دوسرے فریق ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس اس کا فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ زیادتی کس کی ہے۔ مگر ان لوگوں نے کہا۔ کہ پچھلے جھگڑے کو جانے دیا جائے۔ اور اس شرط پر صلح کر لیجئے۔ کہ آیندہ ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہ لکھا جائیگا۔ میں نے اس امر کو منظور کر لیا۔ اور آپسمیں ایک تحریر لکھی گئی۔ جو "الفضل" اور "پیغام صلح" دونوں میں شائع کر دیگئی۔

اس تحریر کی اشاعت کے بعد خلاف معاہدہ پیغام صلح میں جماعت کے خلاف عموماً اور میری ذات کے خلاف خصوصاً مضامین شائع ہوتے رہے حالانکہ اس معاہدہ سے بالخصوص ذاتی جھگڑوں کو روکنا مدنظر تھا۔ میں برابر اس وعدہ خلافی کو دیکھ کر خاموش رہا۔ حتےٰ کہ جب بات انتہا کو پہنچ گئی۔ تو میں نے حسب احکام قرآن اور دستور زمانہ کے اس امر کا اعلان کر دیا۔ کہ چونکہ دوسرے فریق نے معاہدہ فسخ کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا اثر ہم پر بھی کوئی نہیں ہوگا۔ جس طرح کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے توڑنے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے براءت حاصل کر لی تھی۔ اور مکہ پر حملہ کر دیا تھا۔ اس اعلان پر بھی جیسا کہ ان لوگوں کی عادت ہے۔ انہوں نے شور مچایا۔ کہ گویا مینے معاہدہ توڑا ہے۔ حالانکہ یہ اس معاہدے کو توڑتے چلے آرہے تھے۔ اور بیسیوں دفعہ توڑ چکے تھے۔ جس کے ثبوت میں عنقریب انشاء اللہ ایک خلاصہ ان مضامین کا شائع کیا جائیگا۔ جو دو سال کے عرصہ میں پیغام صلح اور الفضل میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس نے معاہدہ کو توڑا ہے۔ اور کس نے اس کا پاس کیا ہے۔ اور کس نے ظلم سے کام لیا ہے۔ اور کون مظلوم ہے۔

بہر حال جو کچھ بھی ہوا۔ وہ معاہدہ منسوخ ہوا۔ اور ان لوگوں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ پچھلے دو سال میں جو کچھ گالیاں یہ لوگ دیتے رہے تھے۔ وہ درحقیقت ان کے معیار اخلاق کے لحاظ سے ایک نہایت ہی شریفانہ فعل تھا۔ اور درحقیقت انکے بغض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں شکر گذار ہونا چاہیئے تھا۔ کہ انہوں نے اپنے نفوس پر جبر کر کے صرف اس قدر کفایت کی جو ان کے اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ بدزبانی اور سخت کلامی کا ایک ایسا باب کھولدیا ہے۔ کہ اسے دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان غصہ میں کس قدر گر جاتا ہے۔ اور اخلاق حسنہ سے کس قدر دور جا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس حالت بغض سے ہمیں بچائے اور ایسے کینہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

نہایت ہی حیرت کا مقام ہے۔ کہ باوجود اس قدر تعدی اور متواتر ظلم کے اور حملہ کی ابتداء کے "پیغام صلح" کے ۲۸ محرم کے پرچہ میں لکھا ہے۔ "اس لئے پھر دشنام دہی کا دروازہ کھولدیا ہے" حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جوابی مضامین کے سوائے اور وہ بھی چند ایک سے زیادہ نہیں۔ ہمارے اخبارات نے ان لوگوں کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں اس کے مقابلہ میں ان کے اخبارات میں کالم کے کالم ہمارے خلاف سیاہ کئے جاتے ہیں۔ اور گالیوں کی ایسی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ کہ الامان۔ اور میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دوسرے فرقوں بلکہ غیر مذاہب کے غیر جانبدار لوگوں سے بھی پوچھا جائیگا۔ تو وہ بلا تردد گواہی دینگے۔ کہ پیغام صلح جو کچھ ہمارے خلاف لکھتا ہے۔ اور جس طرز سے لکھتا ہے۔ اس سے بیسواں حصہ بھی ہم نہیں لکھتے۔ اور ان کی عامیانہ طرز کے مقابلہ میں نہایت متانت سے لکھتے ہیں۔ خصوصاً میری تحریرات اور مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات کا مقابلہ کیا جائے۔ تو ہر ایک شخص کو اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ میں نے اپنے دامن کو بدکلامی کے داغ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ پاک رکھا ہے۔

میری تحریرات بھی اور مولوی صاحب کی تحریرات بھی دنیا کے سامنے موجود ہیں۔ الفضل اور پیغام صلح کے پڑھنے والے یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں میں میں نے مولوی صاحب کے متعلق کیا لکھا یا کہا ہے۔ اور انہوں نے کیا لکھا اور کہا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے شریف لوگ جو ہمارے لٹریچر کو اخباری یا علمی ضرورتوں کی وجہ سے پڑھتے ہیں۔ اس امر پر گواہی دینگے۔ کہ بلا وجہ اور متواتر مجھ پر ظلم کیا گیا ہے۔ میرے خلاف اتہامات لگائے گئے ہیں۔ اور مجھ پر حملے کئے گئے ہیں۔ آج میری زندگی میں شاید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاصرت کی وجہ سے لوگ اس فرق کو اس قدر محسوس نہ کر سکیں۔ اور شائد گواہی دینا غیر ضروری سمجھیں۔ یا اس کے بیان کرنے سے ہچکچائیں۔ لیکن دنیا کا کوئی شخص بھی خالد اور ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔ نہ معلوم چند دن کو نہ معلوم چند ماہ کو نہ معلوم چند سال کو جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤنگا۔ جب لوگ میرے کاموں کی نسبت ٹھنڈے دل سے غور کر سکیں گے۔ جب سخت دل سے سخت دل انسان بھی جو اپنے دل میں شرافت کی گرمی محسوس کرتا ہوگا۔ ماضی پر نگاہ ڈالے گا۔ جب وہ زندگی کی ناپائداری کو دیکھے گا۔ اور اس کا دل ایک نیک اور پاک افسردگی کی کیفیت سے لبریز ہو جائیگا۔ اس وقت وہ یقیناً محسوس کریگا۔ کہ مجھ پر ظلم پر ظلم کیا گیا۔ اور میں نے صبر سے کام لیا۔ حملہ پر حملہ کیا گیا۔ لیکن میں نے شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور اگر اپنی زندگی میں مجھے اس شہادت کے سننے کا موقعہ میسر نہ آیا۔ تو میرے مرنے کے بعد بھی یہ گواہی میرے لئے کم لذیذ نہ ہوگی۔ یہ بہترین بدلہ ہوگا۔ جو آنے والا زمانہ اور جو آنے والی نسلیں میری طرف سے ان لوگوں کو دینگی۔ اور ایک قابل قدر انعام ہوگا۔ جو اس صورت میں مجھے ملیگا پس میں بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے حملہ کا جواب سختی سے دوں۔ بجائے اس کے کہ گالی کے بدلہ میں گالی دوں۔ تمام ان شریف الطبع لوگوں کی شرافت اور انسانیت سے اپیل کرتا ہوں۔ جو اس جنگ سے آگاہ ہیں۔ کہ وہ اس اختلاف کے گواہ رہیں۔ وہ اس فرق کو مدنظر رکھیں۔ اور اگر سب دنیا بھی میری دشمن ہو جائے۔ تو بھی ان لوگوں کی نیک ظنی جو خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ لیکن ایک غیر متعصب دل انکے سینہ میں ہو۔ ان بہترین انعاموں میں ہوگا۔ جن کی کوئی شخص امید کر سکتا ہے۔

پیغام صلح کی اس سخت کلامی کے خلاف اپنے رویہ کا ذکر کر کے میں اس چیلنج کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس نے اپنے تازہ پرچہ میں دیا ہے۔ اس چیلنج کے الفاظ یہ ہیں۔

"ان کا اختیار ہے۔ کہ وہ جو چاہیں کریں۔ صلح کریں یا جنگ کریں۔ ہم دونوں حالتوں میں ان کے عقائد کے خلاف جو اسلام میں خطرناک تفرقہ پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر حال میں جنگ کریں گے۔" (صفحہ ۵ کالم ۲۔ نمبر ۴۶)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ پیغام صلح نہیں وہ پیغام جنگ ہے۔ اور آج کھلے لفظوں میں پیغام صلح نے ہمیں پیغام جنگ دیا ہے۔ اور صرف اس بات سے چڑ کر کہ کیوں ہمنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے اور آپؐ کے خلاف گالیوں کا سدباب کرنے کے لئے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر ایک ہی دن سینکڑوں جلسوں کا انعقاد کیا ہے۔ میں اس جرم کا مجرم بے شک ہوں۔ اور اس جرم کے بدلہ میں ہر ایک سزا خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں اور چونکہ اس اعلان جنگ کا موجب ہماری عقائد نہیں۔ کیونکہ ان ہی عقائد کے معتقد خود مولوی محمد علی صاحب بھی رہے ہیں۔ اور سب فرقہائے اسلام ان کے معتقد ہیں۔ بلکہ ہماری خدمات اسلام ہیں۔ اس لئے میں اس چیلنج کو خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ اور اپنی جماعت کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دماغوں پر اس اعلان جنگ کو لکھ لیں۔ پیغام ہم سے آخری دم تک جنگ کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اب ان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس جنگ کے دفاع کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہر ایک جو سچے دل سے بیعت میں شامل ہوا ہے۔ اب اس کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کے اس اعلان جنگ کو قبول کرے۔ اور ایک سچے مسلمان کی طرح جو بزدل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہادری سے اپنے عقیدہ پر قائم ہوتا ہے۔ اور اپنی ہر ایک چیز کو سچائی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ اس امر کے لئے تیار ہو جائے۔ کہ وہ اس جنگ کو جو نفسانیت کی جنگ ہے۔ جو خود غرضی کی جنگ ہے جو بے جا تحقیر اور بے سبب بغض کی جنگ ہے ہر ایک جائز ذریعہ سے جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے یہ لوگ دنیا میں قائم رکھے جائیں گے۔ تاکہ آپ لوگ ہمیشہ ہوشیار رہیں۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے یہ بھی بتایا ہے۔ آپ لوگ اس کے فضل سے ان پر غالب رہیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آپ کی مدد کریگا پس خدا تعالےٰ کے لئے نہ کہ اپنے نفسوں کے لئے ان صداقتوں کے پھیلانے کے لئے متعد ہو جاؤ۔ جو خدا تعالےٰ نے آپ کو دی ہیں۔ اور اس بغض اور کینہ کو انصاف اور عدل کے ساتھ مٹانے کی کوشش کرو۔ جس کی بنیاد ان لوگوں نے رکھی ہے اور اس فتنہ اور لڑائی کا سدباب کرو۔ جس کا دروازہ انہوں نے کھولا ہے۔ اور کوشش کرو۔ کہ مسلمانوں کے اندر اس صحیح اتحاد کی بنیاد پڑ جائے۔ جس کے بغیر آج مسلمانوں کا بچاؤ مشکل ہے۔ اور جسے صرف اپنی ذاتی اغراض کے قیام کے لئے یہ لوگ روکنا چاہتے ہیں۔ اور کوشش کرو۔ کہ ان میں سے انصاف پسند روحیں اپنی غلطی کو محسوس کر کے آپ لوگوں میں آشامل ہوں۔ تاکہ جس قدر بھی ہو سکے۔ اس اختلاف کی شدت کو کم کیا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ۲۸/۸/۱۸

خلافت محمود اور مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کا ترکی بہ ترکی مدلل اور معقول جواب اس رسالہ میں دیا گیا ہے جس کے جواب الجواب کا یارا نہ امیر پیغام نہ کسی وزیر یا مشیر پیغام کو آج تک ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے سارے علم کو خرچ کر کے المصلح الموعود میں یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جس مصلح موعودؑ کی پیشگوئی کی ہے وہ آئندہ کسی تیسری چوتھی صدی میں آپکی جماعت میں سے پیدا ہوگا۔ نہ کہ آپکی حقیقی اولاد میں سے اس خام خیال کا جو جواب خاکسار ایڈیٹر فاروق نے کتاب مندرجہ عنوان میں معقول دیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن اشرار المنافقین کی رونمائی

۶ جولائی کے فاروق میں ناظرین نے قادیان کی ایک انجمن خفراء موسومہ بہ "جمعیۃ احرار المسلمین" کا مختصر حال پڑھا ہوگا جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ اشرار انجمن ایک اخبار بھی ایسا جاری کرنا چاہتے ہیں جو قادیان کے تباہ شدہ خانماں برباد اخبار "شہید چنتک" کا مثیل ہو۔ اور جس کے خیر مقدم کے لئے ہم چشم براہ ہیں۔ پھر ہمنے انجمن مذکور کے جراثیم کا پتہ بالفاظ ذیل بتایا تھا کہ

"اس انجمن کے جراثیم قادیان میں کچھ تو جنوبی ڈھاب میں آٹا پھانکتے ہیں۔ اور کچھ ڈاکخانہ قادیان میں پرورش پا رہے ہیں۔ اور کچھ کارخانہ آتشبازی کے کوئلے چاٹتے ہیں۔ اور کچھ بڑے بازار کی گندی گلیوں میں رینگتے ہیں۔ مرکز ان کا لاہور کا پیغامی گڑھا ہے جس کی سرنگ جنوبی ڈھاب میں پہونچتی ہے"

آج جو مزید انکشافات ہوئے ہیں وہ بھی ہم اپنے ناظرین تک پہنچا دیتے ہیں۔ تاکہ اس نوزائیدہ جمعیۃ کی مکمل ہسٹری فاروق میں محفوظ ہو جائے۔

اشرار انجمن کی طرف سے جو پمفلٹ نمبر ۱ "خاتم النبیین اور خلیفہ قادیان" کے نام سے لاہوری گڑھے سے نکلکہ برساتی مچھر کی طرح لوگوں میں بھنبھناتا ہوا یہہ صدا کر رہا تھا۔ کہ اے لوگو تم اس جلسہ میں جو ۱۷ جون کو تمام ہندوستان کے مختلف امصار و قصبات میں حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچروں کا بہ تحریک امام جماعت احمدیہ ہوگا ہرگز شریک نہ ہونا۔ کیونکہ خلیفہ قادیان کا بقول بعض اس سے مقصود تبلیغ قادیانیت ہے۔ اور بعضوں کی رائے میں کتابیں بیچنے کی غرض سے ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ کہ کسی طرح پچاس ساٹھ کتابیں "سیرۃ خاتم النبیین" کی فروخت ہو جائیں۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ اس جلسہ سے نبوت مرزا صاحب کا اثبات منظور ہے۔ لیکن اشرار المنافقین جو قادیان کی مردم خور ڈھاب میں نشو و نما پا رہے ہیں۔ زیادہ حقدار ہیں۔ کہ اپنا فرض ادا کر کے اپنی فطرت کی پاکیزگی کا ثبوت دیں۔ پس ہماری رائے صائب یہ ہے کہ

"وہ آئے دن کی پرجوش تحریکات کے ذریعہ تمام قادیانی امت کا روپیہ کھینچا جا چکا ہے اور اب ان سے زیادہ کی توقع نہیں رہی اسلئے جیسا کہ ہمیں ڈھاب کے متعفن پانی میں رہنے والے مچھروں کے ذریعہ فاروق) علم ہوا ہے۔ اب یہ تجویز قرار پائی ہے۔ کہ صرف مسلمانوں سے ۲۵ لاکھ روپیہ برائے اشاعت اسلام یعنے تبلیغ قادیانیت جمع کر کے قادیان کے بیت المال کو پر کیا جائے"

پس اس اضغاث احلام سے مجبور ہو کر الکفر ملۃ واحدہ کے مصداق پیغامیوں اور وارد گردن اور کوزہ گردن اور چکی والوں نے (اسلامی ہمدردی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے یہ جمعیۃ اشرار قائم کی ہے۔ چونکہ ابھی اس جمعیۃ کا ڈھانچہ پورا طیار نہیں ہوا۔ اسی لئے شاید کسی اثر الناس کی تلاش ہے جس کو کہ سکرٹری شپ کا عہدہ بخشا جاوے۔ کیونکہ سکرٹری اور پریسیڈنٹ ابھی شکم مادر میں ہی ہیں ان کا نام مشتہر نہیں کیا گیا۔ تاہم باایں ہمہ بے سروسامانی اور پریشانی آنریری کارکنوں کی مساعی جمیلہ سے اتنا کام اور ہو گیا ہے۔ کہ پمفلٹ مذکور کو دوبارہ لاہور سے طبع کرا کر پہلے روپیہ بٹورنا انسب خیال کیا گیا۔ جس کے لئے اتنا انتظام بخوبی کر لیا ہے۔ کہ "ترسیل زر فنانشل سکرٹری جمعیۃ "احرار المسلمین" قادیان پنجاب کے نام ہونی چاہیئے۔ جس کا پورا اور صحیح پتہ تو سب پوسٹماسٹر صاحب قادیان کو معلوم ہوگا۔ وہ ایک پیسہ بھی ادھر ادھر نہیں جانے دینگے۔ البتہ زبانی گفت و شنود اور آمد و رفت روزانہ کے لئے دفتر اشرار کی نشان دہی

ترقی معکوس اور پہلا انکشاف

پمفلٹ مطبوعہ بار دوم کے آخر میں حاشیہ پر کردی ہے "جو مشین سیویاں بلڈنگ قادیان" ہے۔ یہ ہے جدید انکشاف۔ ناظرین آپ حیران ہونگے کہ مشین سیویاں بلڈنگ تو کسی زمانہ میں احمدیوں کی کہلاتی تھی۔ کیا وہ فروخت کر دیگئی ہے۔ یا انجمن اشرار کے پاس رہن یا قبض ہو گئی ہے۔ جو دشمنان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس پر قبضہ جم گیا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ سو میں ابھی آپ کی حیرانی کو دور کر دیتا ہوں۔ سنیئے۔

سال گذشتہ اکتوبر نومبر میں اسی کارخانہ "مشین سیویاں قادیان" سے ایک شخص نے "قادیان کے فتنہ کی حقیقت" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس پر مشتہر نے اپنا نام "عبدالکریم احمدی جالندھری مولوی فاضل کارخانہ مشین سیویاں قادیان" لکھا تھا۔ اس اشتہار میں مشتہر نے اپنی اور اپنے متعلقین کی احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان رکھنے کا بڑی شد و مد سے مختلف پیرایوں میں اقرار کیا تھا۔ اس اشتہار کے بعد تا وقتیکہ مشتہر مذکور یا اس کے بڑے اور چھوٹے کوئی ارتداد از احمدیت کا اشتہار یا اعلان نہ کر چکے ہوتے یہی سمجھا جائیگا۔ کہ گو خلافت احمدیہ کے وہ دشمن ہوں۔ لیکن احمد علیہ السلام کے مصدق ہیں۔ مگر وائے برحال ایشاں کہ بغیر ارتداد تحریری یا زبانی انہوں نے عملی ارتداد کا جامہ پہنکر اس بر آب کٹیا کو جو ڈھاب کے کنارے کھڑی کر کے احمدیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کر چکی تھی۔ اور جس کے مکین کل تک یہ کہتے اور لکھتے تھے۔ کہ

"کس چیز نے ہمیں عزیز و اقارب اور وطن کے ترک کرنے اور تمام دنیا کو مخالف بنا لینے پر مجبور کیا ہے؟" (وہ صداقت احمدیت ہے)

وہی آج اس کو بلڈنگ بتا کر جس انجمن کو ظاہری و باطنی طور پر نہ صرف خلافت احمدیہ سے بغض و عناد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی کی منکر اور اشد مخالف اور حضور علیہ السلام کو کاذب سمجھتی ہے۔ اس انجمن اشرار کا نہ صرف دفتر ہی اسی بلڈنگ کو بنا دیتے ہیں۔ بلکہ ان احمدی کہلانے والوں نے ہی اس انجمن کو قائم کیا اور کرایا ہے جیسا کہ انکے معین ظفر الملت والدین کا ٹائٹل رکھنے والے مسٹر ظفر علی خان کے "زمیندار" مورخہ ۲۲ جولائی کے فکاہات سے پتہ لگا ہے۔ زمیندار لکھتا ہے کہ

"قادیان میں انجمن احرار المسلمین قائم ہوئی جو ایک بہت بڑی حد تک مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل اور انکے والد ماجد اور ان کے برادر اصغر **مولوی محمد زاہد** (سابق احمدیاں حال مرتدین۔ فاروق) کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ لوگ جو سعادت (نہیں بلکہ شقاوت) ازلی کی رہنمائی سے قادیانی جال (نہیں حصار عافیت و صراط مستقیم فاروق) سے نکل گئے ہیں۔ سرتا پا اخلاص ہیں۔ (ماشاء اللہ کیا اخلاص کی تصویریں اس قحط الرجال میں زمیندار نے پیش کی ہیں۔ غالباً اپنے اخلاص پر ہی مولوی زاہد وغیرہ کے اخلاص کا قیاس فرمایا گیا ہے۔ فاروق) (زمیندار صـ۳ کالم ۳)

الحمد للہ کہ ان فریب دہندگان کی چادر احمدیت پارہ پارہ ہوگئی۔ اور اب بالکل برہنہ ہو کر میدان میں نکلے ہیں۔ آئندہ ہم حق رکھتے ہیں۔ کہ ان کو مرتد کہیں اور لکھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

بھانڈا پھوٹ گیا

ہمنے فاروق ۶ جولائی میں انجمن اشرار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اس انجمن اشرار کا "مرکز لاہور کا پیغامی گڑھ ہے" اور ایک پمفلٹ بڑے بڑے اصحاب الفیل کی قلموں سے مزین ہو کر لاہور سے چھپوا کر اس نوزائیدہ انجمن کے ہاتھوں پنجاب کے طول و عرض میں تقسیم کرایا گیا ہے" ہمارے اس بیان کا بھی خدا کے فضل سے ایسا ثبوت مل گیا ہے۔ کہ پیغام بلڈنگس والے ہاتھ ہی کاٹتے رہ جائیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ ڈلہوزی میں ۱۳ جولائی کو بعد عصر سردار حبیب اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے دعوۃ چاء کے لئے مدعو فرمایا۔ وہ ساڑھے پانچ بجے تشریف لائے۔ تو سلسلہ گفتگو میں سردار صاحب نے فرمایا۔ کہ

"میں نے مولوی محمد علی صاحب (امیر پیغام) سے ذکر کیا تھا۔ کہ آپ کو اس تحریک کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق لکچر دینے کے لئے کی گئی تھی۔ مگر سنا ہے۔ آپ لوگوں نے اس کے خلاف **پمفلٹ** شائع کئے۔

اس پر انہوں نے کہا۔ ہمارا اس مخالفت میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین فاروق) یہ اور لوگ ہیں۔ جنہوں نے شائع کئے۔ ہم تو اس تحریک کو بہت اچھا سمجھتے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ معلوم نہیں مولوی صاحب نے یہ کس طرح کہدیا۔ پمفلٹ انکے سکول کے لڑکوں نے لاہور میں تقسیم کئے۔ ان کی احمدیہ بلڈنگ کے دفتر سے لوگوں نے حاصل کئے۔ بیرونجات میں انکے ہمخیالوں کو بھیجے گئے۔ (مشین سیویاں قادیان کے خلیع الرسن نے لاہور سے اپنے ہاتھوں لاکر بٹالہ کے عدد تین مستری ابراہیم وغیرہ کو دیئے فاروق) پھر مضمون بتا رہا ہے۔ کہ کسی غیر احمدی نے نہیں لکھا۔ بلکہ انہی لوگوں میں سے کسی نے لکھا ہے۔ اس موقعہ پر وہ پمفلٹ سردار صاحب (بیرسٹر) کو دکھایا گیا۔ تو دیکھتے ہی انہوں نے کہدیا۔ میں سمجھ گیا۔

یہی ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب کے ایک خط کے ساتھ چند دن ہوئے ان کا آدمی میری کوٹھی پر دے گیا تھا۔

اب بات صاف ہوگئی ہے۔" (الفضل ۳۰ جولائی ۲۸ء صفحہ ۷ کالم اول)

دیکھئے ناظرین! ڈلہوزی جیسے سرد مقام میں کس طرح امیر پیغام کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ اب سوائے اس کے پیغامی امیر کو کوئی چارہ نہیں کہ یا تو وہ پیغام کے کالموں میں مندرجہ ذیل حلف موکد بعذاب شائع کر کے اس ذلیل ترین حرکت سے اپنی بریت ثابت کریں۔ یا پھر انجمن اشرار المنافقین کا علانیہ پریسیڈنٹ بنکر اپنی ایمانی قوت اور اخلاقی جرأت اور زمیندار والے اخلاص کا ثبوت دیں۔ ورنہ یہ امر ایک غیر جانبدار کی زبان سے بپایہ صداقت پہنچ گیا ہے۔ کہ امیر پیغام اور اس کے حاشیہ نشین اسلام سے ایسے مہجور اور تقویٰ سے اتنے دور ہو چکے ہیں۔ کہ اب انکو مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے خلف رشید خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی عداوت نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن بنا دیا ہے۔ جو ایسی مبارک تحریک کے خلاف انہوں نے کافرانہ پارٹ لیا۔ اور وہ حلف یہ ہونی چاہیئے۔

میں مولوی محمد علی امیر غیر مبائعین خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر خدا کے حضور یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ جو پمفلٹ نمبر ۱ موسومہ یہ "خاتم النبیین اور خلیفہ قادیان" ۱۷ جون والے جلسہ کے خلاف لاہور میں طبع ہو کر تقسیم ہوا ہے۔ وہ نہ میرے لکھا نہ میرے ہمخیالوں یعنے غیر مبائعین میں سے کسی نے لکھا۔ یا کم از کم مجھے اس کے لکھنے والے کا علم نہیں ہے۔ نہ میری یا میرے احباب غیر مبائعین کی تحریک و سازش و مشورہ سے یہ پمفلٹ لکھا اور طبع و شائع اور تقسیم ہوا۔ نہ احمدیہ بلڈنگس سے اس کے پیکٹ وغیرہ روانہ کئے گئے۔ نہ ہمارے دوستوں نے اس کی اشاعت و تقسیم میں کوئی حصہ لیا۔ بلکہ ہم تو اس تحریک کو اچھا سمجھتے ہیں

۴ نمبر اس پمفلٹ کے صفحہ آپ کی انجمن نے اپنے اخبار سے اڑا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اے خداء علیم وخبیر اگر میرا یہ بیان غلط ہے۔ تو مجھے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد و مصداق بنا۔ آمین۔

اسی حلف کو جو مندرجہ بالا الفاظ میں ہوگی آپ اخبار پیغام میں شائع کر دیں جس کے بعد ہم آپ پر یہ الزام قبیح تا فیصلہ الٰہی کبھی نہ لگائینگے۔ بصورت دیگر ہمارا اور ہر ایک سلیم الطبع کا حق ہوگا۔ کہ آپ کو ہی اس شرارت کا بانی مبانی قرار دیں۔

پیغام باطل

اشرار المنافقین نے جو پمفلٹ نمبر ا بار دوم طبع کیا ہے اس کے صفحہ ۸ پر اس اخبار کا اعلان درج ہے۔ جس کا ذکر ہم فاروق میں کر چکے ہیں۔ کہ انجمن اشرار ایک اخبار بھی شبہ چغتائی کا قائمقام نکالنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اعلان حسب ذیل کیا گیا ہے۔ انڈر بریکٹ ہماری ریمارک ہیں۔

"جیسا کہ امید تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے قادیان میں ایک اسلامی (نہیں یہودی) انجمن کا قیام بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور مقام شکر ہے کہ تمام اہل اسلام (نہیں اہل باطل) نے ہماری انجمن کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ جو ان سینکڑوں خطوط سے عیاں ہے۔ جو صرف تین ہفتہ کے اندر پنجاب و ہندوستان کے اکثر مقامات سے جمعیۃ کو موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں انجمن کے قیام پر مبارک باد اور خوشنودی کا اظہار کیا گیا ہے۔ (خاصکر سب پوسٹماسٹر صاحب قادیان کو ڈبل مبارک ہو)

جمعیۃ کا پہلا ٹریکٹ عین وقت پر شائع ہوا اور بہت مقبول اور موثر ثابت ہوا۔ (کیا اس کی تاثیر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر حملے نہ ہو سکے۔ اور سب جگہ کے لوگوں نے اس ٹریکٹ کی رہنمائی سے اس کار خیر میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اور میدان اشرار کے ہاتھ میں رہا) جیسا کہ اسلامی اخبارات (الفضل وغیرہ) میں شائع شدہ خبروں اور جمعیۃ کے آمدہ خطوط سے (جن کے چربے اخبار اشرار میں غالباً آئندہ شائع ہونگے) ظاہر ہے۔ کہ اکثر مقامات پر (جیسا کہ دہلی۔ کلکتہ۔ حیدرآباد۔ انبالہ۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ بنگال وغیرہ مقامات جن کی تعداد پانسو سے زیادہ ہے) اہل اسلام اصل حالت سے آگاہ ہوتے ہی قادیانیوں کی نئی چال سے بچ گئے۔ (اور ۱۵ لاکھ روپیہ جمع نہ ہونے دیا۔ حالانکہ احمدی رسید بکیں لئے ہی پھرتے رہے) اور قادیانیوں کے (نہیں پیغامیوں اور منافقوں کے) لمبے لمبے پوسٹر اور اشتہارات اور چرب زبانی کچھ اثر نہ کر سکی۔ (بلکہ ہر شہر میں قادیانی احمدی بس منہ ہی تاکتے رہ گئے۔ اور قادیانی اشرار فائز المرام گھروں کو لوٹے)

پنجاب و ہندوستان کے اکثر مقامات سے (جنکا نام ہنوز فی بطن قائل ہے) جمعیۃ کو یہ تحریک کیگئی ہے۔ کہ قادیان (مشین سیویاں بلڈنگ) سے ایک اسلامی (نہیں یہودی) اخبار ضرور جاری کیا جائے۔ (ہاں ہم بھی کہتے ہیں کہ ضرور ہی کیا جائے۔ تاکہ غیرت الٰہی شبہ چغتائی کا سا پھر نمونہ دکھائے) جمعیۃ نے مسلمان بھائیوں کی اس خواہش کو (نہیں اپنی نفسانی خواہشات کو) مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم اگست ۱۹۳۸ء سے قادیان سے **ایک ہفتہ وار اخبار** جاری کیا جائے۔ لہذا جن احباب کو اس کی خریداری منظور ہو وہ فوراً اپنی اپنی درخواست دفتر جمعیۃ (مشین سیویاں بلڈنگ) میں ارسال کریں۔

(لیکن ہماری نصیحت از راہ خیر خواہی یہ ہے۔ کہ تین ماہ سے زیادہ کے لئے خریداری نہ کریں ورنہ پچھتائیں گے۔ کیونکہ برسات کا موسم صرف تین ماہ تک زیادہ سے زیادہ رہے گا)

چندہ خریداری سالانہ پانچ روپیہ ششماہی تین روپیہ

غیر مبایعین سے پانچ صد مطالبات

مطالبہ نمبر ۷۷

حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کے نام نامی کے ساتھ جیسا کہ پہلے حوالہ سے ظاہر ہے۔ "علیہ الصلوٰۃ والسلام" لکھا جاتا تھا۔ مگر کیا وجہ ہے۔ کہ اس کلمہ کو چھوڑ کر آپ پیغام صلح وغیرہ تحریرات غیر مبایعین میں حضرت کے نام کے بعد "علیہ الرحمۃ" لکھا جاتا ہے۔ کیا اس سے یہ خیال نہیں پیدا ہو سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب و رفقائہ نے اپنے سابقہ عقائد کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

مطالبہ نمبر ۷۸

وہ غیر متعصب وجود جنھوں نے حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کو سنا۔ وہ آپؑ کو کیا سمجھتے تھے۔ اگر آپؑ نبی نہ ہوتے۔ تو مناسب تھا۔ کہ وہ اس امر کی تردید کرتے۔ مگر انہوں نے بھی حضرت کو نبی لکھا جو حضرت کے دعویٰ نبوت کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے ریویو آف ریلیجنز جلد ۹ صفحہ ۲۴۷ پر سردار پریتم سنگھ صاحب کا ایک قول نقل کیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ سردار صاحب فرماتے ہیں۔

"بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایک نبی پیدا ہوا۔ اور اس کی تعلیم کے متعلق یہ امر مقدر ہے کہ اس عظیم الشان زمانہ کے لوگ اس سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کریں گے۔"

کیا ایسے زبردست ثبوتوں کی موجودگی میں مولوی محمد علی صاحب اگر کہدیں حضرت نبی نہ تھے۔ تو آپؑ کی نبوت (معاذ اللہ) باطل ہو جائے گی۔

مطالبہ نمبر ۷۹

عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امرکم من ثلاث خلال ان لا یدعوا علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعًا وان لا یظہر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی ضلالۃ رواہ ابوداود۔

ترجمہ:- ابومالک اشعری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے پناہ دی ہے۔ اے مسلمانوں تمکو تین باتوں سے پہلی یہ کہ تم پر تمہارا نبی ایسی بددعا نہیں کریگا۔ کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ دوسری یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہونگے۔ تیسری یہ کہ تم سب گمراہی پر جمع نہ ہونگے۔

حدیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں نبی ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کے کیا معنی ہیں کہ ساری امت سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تمہارا نبی تمپر ایسی بددعا نہیں کرے گا جس سے تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ اگر اس کو صرف آنحضرت صلعم سے مخصوص کیا جائے۔ تو عمومیت باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوسری دونوں باتیں بھی عام اور قیامت تک کے لئے ہیں۔ جن سے امر اول کی عمومیت کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے۔ بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بھی امت محمدیہ میں نبی ہوگا۔ وہ کوئی ایسی بددعا نہیں کریگا جس سے ساری امت ہلاک ہو۔ اور اگر یہ مراد نہ ہوتی۔ تو پھر یوں چاہیئے تھا۔ کہ میں تم پر کوئی ایسی بددعا نہ کرونگا جس سے تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ کیا غیر مبائعین کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

مطالبہ نمبر ۸۰ آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ کوئی نبی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہیں۔ اس لئے نبی نہیں۔ اگر یہ اصول آپ کا درست ہے۔ تو آنحضرت صلعم کی اس حدیث کے کیا معنی ہونگے۔ کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر حضرت موسیٰؑ وحضرت عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے۔ تو سوا میری پیروی کے انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اگر نبی کسی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ تو آنحضرتؐ کو یوں فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ اگر حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ علیہما السلام زندہ ہوتے تو بھی میری پیروی نہ کرتے۔ کیونکہ کوئی نبی کسی نبی کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ کا اس کے خلاف فرمانا کہ اگر وہ ہوتے تو سوا میری پیروی کے انکے لئے کوئی چارہ نہ تھا۔ اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ نبی دوسرے نبی کا مطیع ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور حدیث اس مضمون کی تائید مزید کرتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں "ما من نبی یومئذٍ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی" رواہ الترمذی عن ابی سعید۔ نہیں ہوگا کوئی نبی اس دن آدم اور اس کے سوا مگر میرے جھنڈے کے نیچے۔ غور کیجئے تحت کا لفظ تمام انبیاء پر لاکر اس بات کو کھولدیا۔ کہ تمام نبی بھی ایک نبی کے ماتحت ہو سکتے ہیں۔

کیا غیر مبائع حضرات ان احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کرینگے۔

مطالبہ نمبر ۸۱ ایک ایم۔ اے یہ کبھی نہیں کہے گا۔ کہ میں تمام انٹرنس کے لڑکوں سے اعلےٰ ہوں۔ کیونکہ اس کا ایم۔ اے ہونا ہی اس بات کو ثابت کر رہا ہے۔ کہ وہ انٹرنس والوں سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ ہاں وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جتنے ایم۔ اے پاس ہیں ان سے اعلےٰ ہوں۔ غرض مقابلہ کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس صفت میں دونوں شریک ہوں۔ اور پھر ایکدوسرے سے افضلیت کا اظہار کرے۔ اس اصول کے ماتحت ہم

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لیتے ہیں۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ "انا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ ولا فخر" رواہ الترمذی والدارمی میں سب پہلوں اور سب پچھلوں سے خدا کے ہاں زیادہ معزز ہوں۔ اور یہ بات میں بطور فخر نہیں بیان کر رہا۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی اور دارمی نے۔

اب یہ تو ظاہر ہے۔ کہ عزت درجات سے وابستہ ہے۔ اور سب سے بڑا درجہ خدا کے نزدیک نبوت ہے۔ پہلوں میں چونکہ نبی ہوئے تھے۔ اس لئے ان نبیوں پر اپنی برتری کے اظہار کے لئے ضروری تھا۔ کہ آپ اکرم الاولین کہتے مگر آخرین میں آپ کے خیال کے مطابق کوئی نبی نہیں ہو سکتا تھا اس لئے یہ درست نہ تھا۔ کہ آپ محض امتیوں کے ساتھ اپنا مقابلہ کرتے۔ مگر آپؐ کا یہ فرمانا کہ میں آخرین میں بھی سب سے زیادہ معزز ہوں۔ اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ آخرین میں بھی نبی ہونگے۔ اور جیسے آپ اولین سے زیادہ معزز ہیں۔ ایسے ہی آخرین زمرۂ انبیاء سے بھی آپ زیادہ معزز ہونگے۔ غیر مبائعین کے پاس اس کا کیا جواب ہے!

مطالبہ نمبر ۸۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتبعو سواد اللہ الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ ومشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ:- اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیروی کرو خدا کی بڑی جماعت کی۔ کیونکہ جو علیحدہ ہوا وہ علیحدہ کیا گیا آگ میں"

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدائی جماعت میں اگر تفریق پڑ جائے۔ تو اس وقت ایک مسلمان کا کیا فرض ہے۔ وہ یہ کہ دونوں فریقوں میں سے جو بڑا ہو اس کے ساتھ ملجائے۔ اور ایک حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ ناجی فرقہ صرف ایک ہی ہوگا۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ مسیحؑ کے متبع غیر ناجی اور منکر ناجی ہوں۔ اس لئے آپ بتائیں۔ کہ قیامت کے دن آپ کے پاس اس امر کا کیا جواب ہوگا۔ جب یہ حدیث بلند آواز سے پکاریگی۔ کہ غیر مبائع حضرات نے میرے حکم کے خلاف کیا۔ اور سواد اعظم سے نہ ملے۔

خاکسار

عبدالاحد داتوی مولوی فاضل

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں

دیرینہ نیازمند ایڈیٹر فاروق کی گذارشات

جناب کا کارڈ بنام خاکسار ۲۵ ماہ گذشتہ کو صادر ہوا۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ حسب الارشاد تکمیل کر دی گئی ہے۔ کہ فاروق بغرض تبادلہ بھیجدیا۔ جو جناب کو پہنچ چکا ہے۔ اس سے قبل جب فاروق جاری تھا۔ دو دفعہ بغرض تبادلہ "پیغام صلح" کے دفتر میں ارسال کیا گیا۔ زبانی بھی ایک مرتبہ دفتر میں حاضر ہو کر سید محمد یعقوب صاحب مخزوج سے عرض کیا کہ فاروق کئی ہفتوں سے "پیغام" کے تبادلہ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن پیغام نہیں پہنچتا۔ انہوں نے معہ دفتر کے اعلیٰ سٹاف کے فرمایا تھا کہ غلطی ہوئی ہے کہ ایک پرچہ بھیجکر پھر یاد نہ رہا۔ اب ضرور بلاناغہ پیغام پہنچا کریگا۔ مگر بقول شخصے ؎

ترے وعدہ کو بُتِ حیلہ جو نہ قرار ہے نہ قیام ہے
کبھی کل ہے اور کبھی آج ہے کبھی صبح ہے کبھی شام ہے

آپ کا پیغام نہ آیا پر نہ آیا تو مجبور ہو کر میں نے بھی فاروق بھیجنا بند کر دیا۔ الحمد للہ کہ دہلی میں بھی الحق سے تبادلہ پیغام کا تھا۔ مگر پیغام نے ہی خود بخود ناراض ہو کر تبادلہ بند کر لیا۔ تو میں نے روپیہ خرچ کر کے پیغام منگانا کچھ ناموزوں سمجھا۔ اور دوسرے احمدی احباب سے نہ کہ لاہوری اصحاب سے پرچے منگا لیتا تھا۔ اور بہت سے دوست پیغام کے پرچے میرے پاس بھیجدیا کرتے تھے۔ اس طرح دہلی میں گذارہ چلا لیا۔ اس کے بعد خدا کے فضل سے مجھے توفیق ملی کہ میں دارالامان میں آ حاضر ہوا۔ یہاں سے فاروق جاری کیا۔ پیغام نے تبادلہ پسند نہ فرمایا۔ چونکہ یہاں الفضل اور ریویو وغیرہ کے دفاتر میں آپ کے پیغام آتے رہتے تھے۔ انکو سن سنا کر کبھی کوئی امر عرض کر دیا جاتا تھا۔

لیکن میری بڑی تمنا تھی۔ کہ "پیغام صلح" نامہ فرسا کیوں کو دُور کر کے صلح و آشتی سے کام لے۔ اور اسم بامسمّٰی بنکر دکھلائے۔ مگر ؎ لے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ پیغام نے اپنی طرز کو نہ بدلا۔ فاروق نے "پیغام" کا پیچھا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی دلپر اس کا پھر خیال تک نہ آیا۔ کئی سال تک میں نے پیغام کو نہ دیکھا نہ پڑھا۔ اب معلوم ہوا۔ کہ "پیغام" پھر بانسوں اچھلنے لگا ہے۔ ہر چہار طرف سے یہی سننے میں آ رہا ہے کہ جناب "دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام" کو جوش آ رہا ہے۔ اور وہ کسی طرح اپنے بخار کو نکالے بغیر رہ نہیں سکتے۔ چونکہ آپ خیر سے ولایت کی سیر کر آئے ہیں۔ اس لئے بجائے متانت اور سنجیدگی میں قدم بڑھانے کے درشتی اور سخت کلامی کی طرف عود کر چکے ہیں۔ حتےٰ کہ آپ نے ایک چیلنج بھی احمدی جماعت کو جنگ کا دیدیا ہے۔ اس لئے چونکہ یہ خاکسار بھی اسی جماعت کا ایک ادنےٰ فرد اور آپ کا شناسا تھا پرانا خدمت گذار ہے۔ مجبور ہو کر "پیغام" کی خدمت مقدور بھر کرنیکی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ تاہم مناسب سمجھتا ہوں کہ چند امور قبل از مدافعت جناب کی خدمت میں پیش کر دوں تاکہ بعد میں کوئی شکایت کا موقعہ نہ نکلے۔ اور وہ معروضات یہ ہیں۔

اوّل۔ میں نے عرصہ سے پیغام اور اس کے ہمخیالوں کے متعلق اپنا قلم روک لیا تھا۔ اب ہمیں آپ نے مجبور کر کے اس طرف لانا چاہا ہے۔ تو انشاء اللہ بندہ اپنی ناچیز خدمات پیش کرتا ہے۔ اور ہر طرح سے حاضر ہے ؎

اِدھر آ پیارے ہنر آزمائیں،
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں،

دوئم۔ اگر آپ نے شرافت اور تہذیب و شائستگی اور سلامت روی سے جماعت احمدیہ اور ہمارے مقدس اور پاک امام مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی شان میں شریفانہ مضامین لکھے۔ تو ہم بھی انشاء اللہ آپ کے دلی خیر خواہ اور ہمدرد ہونگے۔ اور نہایت متانت سے جناب کی خدمت میں اپنی گذارشات کو پیش کرینگے۔ اور اگر اس کے خلاف آپ نے کیا تو ؎

آن نہ من باشم کہ روزے جنگ بینی پشتِ من
والا مضمون آپ دیکھ لینگے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ حد اعتدال سے آپ بڑھتے جائیں۔ اور ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ خدا کے فضل و کرم اور اس کی خداداد قابلیت اور توفیق سے ہمارے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔ کلہ بکلہ اور مشت بمشت جواب دینے پر آ چکا خدمت گذار تیار ہے۔ پھر بعد میں شکایت نہ ہو۔ نہ ہائے وائے اور چیخ و پکار۔ پس آپ کا اختیار ہے۔ جو راہ اپنے لئے پسند فرمائیں۔ اس پر قدم اُٹھائیں۔

سوئم۔ خیر خواہانہ مشورہ ہے۔ کہ اگر آپ چندے راستبازی اور صداقت پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو غالباً آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ یوں ہی ذرا اپنی عادت کو بدل لینا پڑے گا۔ کہ جو بات لکھو صداقت پر مبنی ہو۔ نہ افتراء اور غلط بیانی سے پُر۔ جیسا کہ جناب نے ۲۴ جولائی کے پیغام میں صفحہ ۴ پر زیر عنوان "اعلان فسخ بیعت" میں اپنی عادت کے مطابق لکھ دیا ہے۔ کہ

"حضرت مسیح موعود کے پرانے مریدین کا اکثر حصہ جماعت لاہور کے ساتھ شامل ہے۔ اور ان پرانے خدام کی قلیل تعداد بھی جو میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ شامل ہیں۔ ان غالیانہ عقائد سے بدل متنفر ہے۔ جو میاں صاحب نے پھیلا رکھے ہیں۔ اور انہیں اندر ہی اندر سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کسی طرح بھی انہیں راہ آتا ہوا نہیں دیکھتے تو ان[1] سے الگ ہو کر جماعت لاہور کے ساتھ آ ملتے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔" بلفظہٖ۔

---

[1] کیسی مہمل عبارت اور غیر مربوط کلام ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھئے یہ آپ نے کیسی ڈھٹائی سے لکھا ہے اور کس قدر جھوٹ بولا ہے۔ کیا آپ ایسی فہرست شائع کر سکتے ہیں۔ جو ان پرانے خدام کے ناموں پر مشتمل ہو۔ جنھوں نے لاہوری پارٹی کا ساتھ دیا ہے؟ آپ نے اکثر حصہ انکا اپنے ساتھ شامل بتایا ہے۔ اور قلیل تعداد پرانے خدام کی حضرت ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ ظاہر کی ہے۔ کیا آپ نے اپنی ضمیر کا خون نہیں کر دیا۔ یا یہ کہ آپ کی ضمیر امام پاک کو گالیاں دے دے کر مر گئی ہے۔ اور اس میں بالکل احساس ہی نہیں رہا۔ آپ کی تمام پارٹی اگلی اور پچھلی ملا کر بھی اتنی تعداد نہیں ہو سکتی۔ جتنی کہ پرانے خدام حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کی سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ کی غلامی میں اس وقت زندہ موجود ہے۔ اگر آپ اپنی رائے میں صادق ہیں۔ تو لائیے ایک فہرست اسمار شائع کر دیجئے۔ پھر ہم آپ کو پوری طرح ثابت کر دینگے۔ کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ اور خدا کی وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور آپ نے تو فرمایا ہے۔ کہ "اس قسم کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں" آپ کم از کم ان بہت سی مثالوں میں سے اپنے آقایان دلی نعمت بانیان فساد کو چھوڑ کر صرف پچاس ایسی مثالیں پیش کر دیں۔ جو پرانے مریدین کی ہوں جنہوں نے محض عقائد صحیحہ احمدیہ حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت اور نبوت اور مسئلہ اکفار اور خلافت سے متنفر اور منکر ہو کر آپ کے عقائد باطلہ کو پسند کر کے آپ کا ساتھ دیا ہو؟ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ جناب دوست محمد صاحب دنیا اندھی نہیں۔ اور یہ کوئی روحانی علوم نہیں۔ جن کو ہر شخص نہ سمجھ سکے۔ یہ تو مشاہدہ میں آرہی ہے۔ کجا پیغام پارٹی کا انتشار اور بد نظمی کہاں تخت گاہ رسولؐ کے ساکنین کا اتحاد اور تنظیم ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کبھی تو سچ بول لیا کرو۔ سچ بولنا کوئی گناہ نہیں۔ مانا کہ آپکا کام سچ بولنے اور سچ کہنے اور سچ لکھنے سے نہیں چل سکتا۔ مگر عقبےٰ کی بربادی کے ساتھ ایسی افترا سازی اور دروغ بیانی سے دنیا میں بھی روسیاہی ہوتی ہے۔ بھلا کوئی عقل کا اندھا اور حواس باختہ شخص ہے۔ جو آپ کی اس لغو بیانی کو تسلیم کر لے۔ کہ کثیر حصہ پرانے مریدین کا پیغامی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایسا گھنونا جھوٹ بولتے آپ کا قلم نہ شرمایا۔ بہرحال آپ کچھ دنوں سچ بول کر بھی دیکھیں۔ کہ کیا نفع ہوتا ہے۔ جھوٹ کا نقصان تو یوم دروغگوئی سے آجتک دن دوگنا اور رات چوگنا اُٹھا رہے ہو۔ اور پھر احساس نہیں۔ عجب فطرت ہے۔ ربنا لا تجعلنا منھم۔ امین۔

چہارم:۔ میں یہ بھی عرض کئے بغیر نہیں رہتا۔ کہ آپ آریوں کی طرح اس قسم کے بیہودہ اعلان بعنوان فسخ بیعت نہ لکھا کریں۔ جن کا سر نہ پیر۔ اگر پیغام کی ایڈیٹری نے ایمان کا کوئی ذرہ باقی رہنے دیا ہے۔ تو بتاؤ تو سہی۔ کہ جس کسی عزیز احمد کانپوری کا آپ نے یہ اعلان درج کیا ہے۔ اس نے کس زمانہ میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صورت دیکھی اور بیعت کی۔ اور حضورؑ کی صحبت میں کتنا ایک وقت گذارا جو آپ نے اس کو پرانے مریدین کی تازہ مثال میں پیش کیا ہے۔ جس انسان کو اتنی بھی تمیز نہیں۔ کہ وہ ایسی واضح امثال کو سمجھ سکے۔ جو آپ نے اس کی طرف سے حضرت ایدہ اللہ بنصرہ کی فرمائی ہوئی نقل کی ہیں۔ جن کا انشاء اللہ میں آئندہ پرچہ میں کھول کر ذکر کروں گا۔ اس کا اعلان فسخ بیعت کیا اور اوس بیچارے کی ہستی کیا۔

پنجم۔ آپ کے امیر صاحب اور ان کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی آجکل زد و دل پر نظر آتے ہیں۔ اس لئے آپ ان کی عزت اگر چاہتے ہیں۔ تو انکے اشتعال انگیز مضامین اصلاح کر کے درج کیا کریں۔ کیونکہ ان کا آپ کے دل میں اتنا ہی درجہ اور وقار ہے۔ جتنا کہ آریوں کے دلوں میں دیانند اور لیکھرام کا لیکن ہمارے دل و دماغ روح و ریشہ میں جو وقار جو احترام جو پایہ جو شان جو عزت حضرت اولوالعزم فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الصمد کی ہے۔ وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ آپ کے اصحاب غیر مہذبانہ اور گستاخانہ لہجہ اختیار کر کے ہمارے دلوں کو دکھائیں۔ اور ہم قرآن مجید کی تعلیم پر عمل نہ کریں۔ جو جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کی دی گئی ہے۔ ہم انجیل کے پیرو نہیں ہیں۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی آپ کے سامنے پیش کر دیں۔ ہمنے بہت برداشت کیا۔ بہت تحمل اور بردباری سے کام لیا۔ لیکن چونکہ "آب از سر گذشت" والا معاملہ ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم غیرت ایمانی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کی گالیاں سنتے ہی جائیں۔ اور جنبش نہ کھائیں۔ پس آپ انکے مضامین سوچ سمجھکر درج فرمائیں۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ ہمدست ان پانچ معروضات پر اکتفاء کرتا ہوں۔ آئندہ خود معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ اور ہماری گذارشات کیا عمل کرتے ہیں ؎

مشینری زراعتی آلات و سامان آہنی

بٹالہ کی مشہور و معروف چادرہ کمپنی نے کی مشین آہنی رہٹ (ہرٹ) نہری اونچے رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (بیل چکی) بیلنہ جات۔ چادلوں کی مشین (رائس ملز) آریاں۔ پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست طلب فرمائیے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے۔ پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمایش شرط ہے۔

ملنے کا پتہ

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر زمیندار اور انجمن اشرار

خدا کی شان کے قربان جائیے۔ وہ کیا کیا قدرتیں دکھلاتا ہے۔ کس کس طرح اپنی مخلوق کی تادیب کرتا ہے۔ مگر غافل اور بے باک انسان پھر باز نہیں آتا ہے۔ آج کس کو علم نہیں ہے۔ کہ مسٹر ظفر علیخان زمیندار والا کیسے کیسے طریق سے معذب ہوا۔ کیا کیا رنگ اس نے بدلے۔ کبھی نقاش بنا اور کبھی نقال کبھی مسٹر اور کہیں مولوی کبھی لیڈروں میں اور کبھی گیدڑوں میں۔ گاہے گاہے ظفر الملت والدین بھی کہلا لیا۔ اور اب حاجی بننے کے شوق میں مسعودی حُلّہ پہنکر گئے ہیں۔ مگر یہ سب حرص و آز برائے شکم ورنہ ایں نہ آں خالی خولی ظفر علی خان جو حق کے مقابلہ میں ایک جنبش قلم دکھلانیوالے خود اسی جنبش قلم کا شکار بن گئے۔ زمیندار نے اپنی زندگی کی علت غائی یہی سمجھی ہے۔ کہ وہ خدا کے پاک بندوں اور راستبازوں کی تضحیک کرے۔ ان پر استہزاء کر کے اپنے ایام مصیبت کو نشہ بازوں کی طرح کاٹے۔ اپنی حالت پر زمیندار کو کبھی رونا نہیں آتا۔ کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہے۔ اب تو باز آجائے۔ اب تو حق کا مقابلہ چھوڑ دے۔ اب تو خدا کی طرف لوٹے۔ مگر وائے بر حال او کہ ہنوز ہمی رقصے اور وہی پیرہ ہے۔ جہاں چار دن گردشِ ایام سے فراغت ملی۔ آرام سے نچلا بیٹھنا دوبھر ہو گیا۔ لگے دوسروں کی پگڑیاں اُچھالنے۔ اپنی تو پہلے سے اُتروائی ہوئی ہے نہ شرم ہے نہ حیا۔ نہ تقویٰ نہ خوفِ خدا۔ محض تھوڑی سی داد کی واہ واہ اور شاباش کیلئے راہ گیروں کو کاٹنے دوڑنا۔ بھلے مانسوں کی طرف لپکنا کہاں کی شرافت ہے۔ کہیں سے دو پڑ گئیں۔ تو کان جھاڑ کر بھاگ نکلے اور اگر کسی کے دانت لگ گیا۔ تو اس نے پھٹکار دیا۔ دُم دبا کر ہٹ گئے۔ ان کرتوتوں پر آپ ناز کرتے اور فخر جتلاتے ہیں۔

انجمن اشرار کے بانی

حال میں شیاطین الانس کی سعی نامشکور سے ایک کمپنی بنی ہے۔ جس کے ڈائرکٹر اور ممبر بڑے بڑے علماء دین اور حامیان و داعیان اسلام و فدائیان خیر المرسلین و مشاہیر عالم ہیں جو قسم بستری فضل کریم معروف فجاد مولوی عبد الکریم اور انکے برادر اصغر عالیجناب فضیلتمآب فخر خاندان رونق دودمان شب بیدار دین اسلام کے عاشق زار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جان نثار خاکسار عابد مولوی محمد زاہد ہیں۔ جنھوں نے چھوٹی سی عمر میں وہ وہ کمال حاصل کئے ہیں۔ جو آپ سے خاص ہیں۔ اور آئندہ کا ابھی کیا پتہ کہ اور کیا کیا حاصل کریں۔ کیر نخہ ؎

ابھی سن ہی کیا ہے جو بے باکیاں ہوں
اُنہیں آئیں گی شوخیاں آتے آتے

ان ہی برگزیدگان کی نیم شبی دعاؤں اور پسندیدہ اداؤں سے خوش ہو کر بقول زمیندار "سعادت ازلی نے رہنمائی کی۔ قادیانی جال سے یہ سراپا اخلاص نکل گئے۔" اور نکلتے ہی "قادیان میں انجمن احرار المسلمین قائم کی۔" انہی مومنین کی مشین سیویوں کا اشتہار زمیندار مورخہ ۲۲ جولائی میں بالفاظ ذیل نکلا ہے۔

کارخانہ مشین سیویاں قادیان

اس کارخانہ کی تیار کردہ سیویوں کی مشینیں نہایت عمدہ ہیں۔ دوسری مشینیں نقلی ہیں۔ اس کارخانہ کے مالک وہی (برگزیدہ) اشخاص ہیں۔ جنہوں نے قادیان میں انجمن احرار المسلمین قائم کی ہے۔

جو قادیانی سیہ کاریوں کا پول کھولکر قادیانیوں کے سینہ پر مونگ دل رہے ہیں۔ اور ایک زبردست اسلامی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ قادیانی ان لوگوں کو نقصان پہنچانیکی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کارخانہ کی ضرور سرپرستی کریں"

(زمیندار صفحہ ۲ کالم ۴)

ناظرین یہ مشین سیویاں کا اشتہار نہیں بلکہ زمیندار کے متفنن دماغ کا نچوڑ اور جدید زرخرید پٹھوؤں کی عسرت کا اضطرار ہے۔ بھلا غور کرو۔ کہ مشین سیویوں کے اشتہار میں سلسلہ احمدیہ کی خلاف اس ہرزہ درائی سے بجز اپنی شقاوت کے اظہار کے اور کیا نتیجہ تھا۔ زمیندار کے بدنصیب ازلی کو آجتک یہ بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ اس کی یاوہ گوئی سے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو کیا نقصان ابتک پہنچا ہے۔ جس کی آئندہ اس کو مزید آرزو ہے۔ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا" بیچارے اشرار معروف بہ احرار کون سا تیر چلا لینگے جو انکے اگلوں نے نہیں چلایا۔ ہم زمیندار کو ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اشرار کے ساتھ ملکر ساری طاقتیں صرف کر لے پھر دیکھ لیگا۔ کہ الحق کا کیا بگڑتا ہے۔ خاک اُڑانے والوں کے منہ اور سر ہی خاک آلودہ ہو کر رہیں گے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے الحق کا بول بالا اور الباطل کا منہ کالا ہوگا۔

زمیندار کی فاروق کو دھمکی

دروغ کے مجسمہ زمیندار کے منہ اور قلم سے کبھی سچ بات نہیں نکلی۔ قضا و قدر مجبوراً اس سے کوئی سچ بُلوا دے تو وہ لاچار ہے۔ ورنہ اس کا ارادہ کبھی راستگوئی کا نہیں ہوا۔ ابھی پچھلے سال کا ذکر ہے۔ کہ نئے حاجی کی سکھر میں وہ گت بنی تھی۔ اور وہاں اس نے وہ اوباشانہ نمونہ اپنا دکھایا تھا۔ کہ آجتک وہ سیاہی اس کے چہرے سے آب زمزم سے بھی دُور نہیں ہوئی۔ بچہ حاجی کا قاسم علی سے شکست کھا کر جلسہ گاہ سے بھاگ نکلنا اور بازار میں کھڑے ہو کر چیخنا بتا رہا تھا۔ کہ ؎

بہت بے آبرو ہو کر تیرے جلسے سے ہم نکلے

انقلاب میں آپ کا یہ کارنامہ نکل چکا ہے۔ جس سے کھسیانہ ہو کر زمیندار کو خاکسار ایڈیٹر فاروق کی آج یاد آئی۔ مگر دیر سے سانپ لوٹ گیا۔ کچھ بن نہ پڑا۔ کہ کس طرح اپنے حریف کا ذکر کرے۔ آخر حسب عادت جھوٹ کی نجاست پر جا منہ مارا۔ اور لکھدیا کہ مرتدان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیان انجمن اشاعت نے
یہ قاسم علی یا محمد یعقوب یا راجیکی وغیرہ کیطرح
بیش قرار وظیفے اور تنخواہیں لیکر مرزائیت
کی خدمت نہیں کی۔ بلکہ بغیر کسی معاوضہ
کے (منافقانہ طور پر۔ فاروق) اشاعت
احمدیت کی خدمات انجام دیتے رہے۔
(کالم فکاہات کی مزخرفات ص۳)

ماشاء اللہ مستری فضل کریم اور مولوی محمد زاہد کی خدمات
اشاعت احمدیت تو دریا ربے پایاں کی طرح شمار
سے باہر ہیں۔ ہاں جناب مولوی فاضل صاحب جن کا
اسم گرامی مستری عبدالکریم ہے۔ کے اشاعت احمدیت
کے کارنامے اگر فکاہات کے کالم میں درج کریں تو
ضرور چار پانچ سطریں سیاہ ہو جائیں گی۔ مگر اُن
سے یہ پوچھ لیں کہ جو بل اُنکے سفر خرچ کے دفتروں
میں موجود ہیں۔ اِن کی ما معاوضہ خدمت اشاعت
کی پردہ دری تو نہیں کر دینگے۔ اور اس دروغگوئی کا
اگر آپ سب ملکر بھی ثبوت پیش کریں۔ کہ قاسم علی
نے بیش قرار وظیفے یا تنخواہیں لے کر سلسلہ کیخدمت
کی ہے۔ تو ہم آپ کو راستباز ہی نہیں بلکہ ظفر الملت
والدین بھی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ میں انشاء اللہ
اپنی قلم سے زمیندار اور فاروق بعد الفضل میں اعلان
کر دوں گا۔ کہ مسٹر ظفر علی واقعی مولانا اور ظفر الملت
والدین اور وحشی نہایت راستگو اور صادق انسان ہیں
اور جو کچھ وہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں سب
سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور اگر آپ ایسا نہ کر سکیں۔
اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ لو کان بعضھم لبعض ظھیرًا۔
تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ہدیہ آسمانی آپ کی پیشانی
پر کندہ کرا دیا جائیگا۔ جس سے آپ کا سفتری ہونا سب
پر کھل جائیگا۔ آگے چلکر اپنے دل کی بھڑاس اس طرح
نکالتے ہیں۔ کہ

"ہمیں ابھی معلوم ہوا ہے۔ کہ انجمن احرار المسلمین
قادیان (جس کے بانی یہی حمیدہ اوصاف
مستریاں ہیں فاروق) میر قاسم علی کی دریدہ دہنی
کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنیوالی ہے"

کیوں نہ ہو! بھلا ایسی دقیع اور ذی احترام کمپنی
جو حریت میں اسلام کے لئے ایک بدسخا دہبہ ہے۔
جس کے بانیوں کے سر پر دور سے وجیہہ فی الدنیا
کا تاج چمکتا نظر آرہا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق
کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کرے۔ تو اور کون کرے
پھر جبکہ مسٹر ظفر علی خان جیسے مشیر اور قانون دان
اور معاون و ہادی اُن کی پشت پر ہوں جو دوسروں
کو قربانی کا بکرا بنانے میں شہرۂ آفاق ہیں۔ کس طرح
اس قانونی چارہ جوئی سے وہ باز رہ سکتے ہیں۔ مسٹر
ظفر آپ ضرور انکو اُبھاریں۔ اور لائیل کرائیں۔ یہ
بھی ایک مزیدار کیس ہوگا۔ فکاہات کی رونق دوبالا
کر دیگا۔ آپ کی بلاء سے مُردہ جنت میں جائے یا دوزخ
میں اپنے حلوے مانڈے سے کام رکھیں۔ ہم منتظر
ہیں اس خوشگوار اور دلچسپ کیس کے جو آپ کی سرپرستی
میں ہوگا۔ مزہ دیجائیگا۔ نادان ظفر! سُن اور کان کھولکر
سُن ؎

ہم جری ہیں تیرے حملوں سے کبھی ڈرتے نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم درد دل کی ہے ہمکو سہار
ہیں خدا کے فضل سے شیر نیستان آج ہم
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اہل قلم احباب سے درخواست

فاروق کے ناظرین میں خدا کے فضل سے
کافی احباب اس قابلیت کے ہیں۔ جو نہایت معقولیت
اور سنجیدگی سے اندرونی اور بیرونی مخالفین سلسلہ
عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کے جواب لکھ سکتے ہیں
اور اب انکو یہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ سلسلہ کے
معاندین نے محض اس جرم کے بدلہ میں کہ ہمارے
امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے
حضرت رسول کریم فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم
کی اظہار شان کے لئے ۱۷ اربوں کو جو ہندوستان
اور غیر ممالک میں علیحدہ کرا کے دنیا میں ایک بیچ خیر خواہ
اسلام اور فدائے خیر الانام الف الف علیہ السلام
ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ہمارے اور ہماری مقدس
پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خلاف متفقہ طور پر
ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا اور اپنا خون پسینہ
ایک کر دکھانیکا کھلا کھلا ارادہ کر لیا ہے۔ جسکا چیلنج
بھی دیدیا ہے۔ اب یہ قلمی جنگ آخری جنگ ہوگی۔
ہماری اور حاسدین سلسلہ کی جس کے بعد انشاء اللہ
تخجیر لاغر کو نہ پائے ماندن اور نہ جائے رفتن کا یارا ہوگا۔
شیطان نے از سر نو اپنے اَحزاب کو حزب الرحمٰن کے خلاف
اکٹھا کیا ہے۔ جنہوں نے متفقہ طور پر ٹھان لی ہے۔
کہ الحق پر حملہ آور ہوں۔ اس لئے میں اہل قلم احباب
سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی متفقہ
طور پر مدافعت کے لئے مستعد ہو جائیں۔ خصوصاً
مخدومی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہ اور مکرمی قاضی
محمد نذیر صاحب مولوی فاضل اور محترمی قاضی محمد یوسف
صاحب سلمہ اللہ اور محبی سردار غلام حسین صاحب صوبیدار
اور مشفقی سعدی صاحب لاہوری اور وہ تمام احباب
کرام فدائیان حضرت مسیح موعود و حضرت فضل عمر علیہما السلام
اس طرف متوجہ ہوں۔ اور بالالتزام معاندین و حاسدین
سلسلہ کے ہر ایک افترا اور کذب بیانی و وساوس شیطانی
کا کما حقہ ازالہ کر کے فاروق میں بھیجتے رہیں۔ ہاں ؎

دکھلاؤ پھر صحابہؓ سا جوش و خروش تم
پھر خوش بیانیوں کو تم اپنی عیاں کرو
دل پھر مخالفانِ خلافت کے توڑ دو
احمدؐ کے حاسدین کو پھر بے زبان کرو
پہنچا کے چھوڑو جھوٹوں کو پھر اُنکے گھر تلک
ہاں پھر سمندِ طبع کی جولانیاں کرو
سیفِ قلم سے کاٹ دو باطل کے سر کو آج
نام و نشاں مٹا کے اُسے بے نشاں کرو
کچھ اپنے تن کا فکر ہو تم کو نہ جان کا
ہو فکر تم کو ایک مسیح الزمان کا

نوٹس: اخبار فاروق کیلئے ایکہزار خریدار تیار ہو جائیں
تاکہ فاروق خدا کے فضل سے دشمنان حق کے مقابلہ میں
سینہ سپر ہو کر خدمت سلسلہ میں بیش از بیش قدم بڑھائے
اور فاروق کے صفحات بھی ۱۶ کر دیئے جائیں۔ یہ صفحات کم ہیں۔

(باقی)

(حضرت اقدس نے یہ شعر مبارک فرمایا تھا جس کو شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے پیش کر دیا اور حضور نے اس کو پسند فرمایا)